مجھے کیوں نکالا

قیامت کا جھوٹا یہ بزمِ نبیؐ سے نکل کر پکارا مجھے کیوں نکالا
اتاروں گا کیسے میں اپنے گلے سے، یہ لعنت کی مالا مجھے کیوں نکالا

مجھے کوئی ایسی لڑائی بتاؤ جہاں پر میں میداں میں جم کر لڑا ہوں
میں خود ہی سدا بھاگنے کا ہوں عادی تو پھر میرے آقا مجھے کیوں نکالا

ہمیشہ کیے میں نے یاری کے دعوے دکھائے بہت دوستی کے دکھاوے
مجھے کیا پتہ تھا کہ اِک دن مجھی کو یہ کہنا پڑے گا مجھے کیوں نکالا

جو لوگوں نے چھیڑا کہ کیا ہو گیا تھا تو جھنجھلا کے بولا محمدؐ سے پوچھو
مجھے کیا پتہ پوچھے جاتے ہو مجھ سے مجھے کیوں نکالا مجھے کیوں نکالا

جو میداں سے گھر بھاگ کر آئے حضرت تو پہلو میں تلوار چبھ چبھ کے بولی
چلانا نہیں تھا اگر رَن میں مجھ کو تو پھر کیا ہوا تھا مجھے کیوں نکالا

یہ آپس میں کچھ دوست رو رو کے بولے کوئی تو بتائے کوئی راز کھولے
سمجھ میں نہیں آ رہا یار میرے تجھے کیوں نکالا مجھے کیوں نکالا

فرشتے لحد میں یہ آ کے پکارے دکھاتے ہیں تجھ کو اب اصلی نظارے
اَب آ جا تجھے ہم بتاتے ہیں پیارے بہت پوچھتا تھا مجھے کیوں نکالا

نبیؐ کے وصیؑ نے جو تلوار تولی جمل پہ جو آئی تھی گھبرا کے بولی
او ہندہ کے بیٹے میں بیٹھی تھی گھر میں علیؑ کو بتانا مجھے کیوں نکالا

لے مشکل تری ہم نے آسان کر دی جو تیری جگہ تھی وہ تجھ سے ہی بھر دی
یہ کہہ کر فرشتوں نے دوزخ میں ڈالا تو اب نہ کہے گا مجھے کیوں نکالا

کلام گوھرؔ جارچوی
منقبت خواں سجاد زیدی، میثم زیدی
2019